لیبر معاشرے کی تعمیر میں نوجوانوں کا کردار

پیش لفظ

پاکستان ورکرز فیڈریشن (PWF)اور LO/FTF پراجیکٹ جس کا مقصد کارکنوں ،مزدوروں، معلمین اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کو باہمی اشتراک سے مل کرنوجوانوں کے حقوق کے تحفظ اور معاشرہ کی بہتری کے لئے کام کرنے کی ترغیب دینے ، بذریعہ تعلیم ایک دوسرے کے حقوق اور مسائل کو سمجھنے اوراس کے حل کے لئے روشناس کرانے کے بعد عملی طور پر کام کرنے کی ترغیب دینا ہے۔صحت مند ٹریڈ یونین سرگرمیوں کے لئے بہت ضروری ہے۔کہ نوجوانوں کو آگے لایا جائے۔اور ہر سطح پر اُنکی سیاسی تربیت کی جائے۔

''بہتر معاشرے کی تعمیر میں نوجوانوں کا کردار'' کے موضوع پر بنیادی معلومات فراہم کرنے کے لئے یہ کتابچہ تیار کیا گیا ہے۔اس کتابچے کے ذریعے ورکرز کو ترغیب دی گئی ہے، کہ صحت مند معاشرے کی تعمیر کے لئے نوجوانوں کا کردار کتنا ضروری ہے ۔اس کتابچے کی تیاری میں پروڈکشن ٹیم کے اراکین جناب سید ہادی حسین شاہ صاحب، جناب ڈاکٹر اسحاق صاحب اور جناب محمد فاضل یوسفزئی صاحب نے کلیدی کردار ادا کیا، جس کے لئے ان تمام اراکین کے مشکور ہیں۔ہم اس کام کو ممکن بنانے کے لئے PWF کے قائدین کے بھی انتہائی مشکور ہیں۔

شکریہ

دسمبر 2012

ایم ظہور اعوان
مرکزی جنرل سیکرٹری
پاکستان ورکرز فیڈریشن PWF

شوکت علی انجم
پراجیکٹ منیجر
PWF-LO/FTF Project

تعارف

ٹریڈ یونین تحریک کی مضبوطی اور استحکام کے لئے ضروری ہے۔
کہ مستقبل میں یونین کی بھاگ ڈور سنبھالنے کے لئے سیکنڈ لائن لیڈرشپ کو تیار کریں۔ جو نوجوانوں پر مشتمل ہو۔ پُرانے اور عمر رسیدہ لیڈران اپنے علم اور تجربات کو نوجوانوں کو منتقل کریں۔ اسکے ساتھ وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اُنہیں تعلیم کے ذریعے جدید آلات سے آراستہ کریں۔ تا کہ آئندہ چل کر وہ مذاکرات اور ڈائیلاگ کے ذریعے ورکرز کے مسائل کو حل کریں

معاشرے کی تعمیر میں نوجوانوں کا کردار

جیسا کہ پروگرام کا تعارف کرتے ہوئے ہم نے آپکو بتایا کہ ٹریڈ یونین تحریک کی مضبوطی اور استحکام کے لئے نوجوانوں کو آگے لانا ضروری ہے۔اس سیشن میں ہم اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ جائزہ لیں گے کہ اس سلسلے میں نوجوان کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔آج کے اس جدید دور میں جہاں انفارمیشن ٹیکنالوجی(IT)اور ٹیلی کمیونیکیشن کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔وہاں ہمیں یہ بھی ادراک ہے۔کہ آج کل کے نوجوان ان دونوں میدانوں میں مہارت کی انتہا کو چھو رہے ہیں۔ اور ہم یہ بھی نظر انداز نہیں کر سکتے کہ زندگی کے ہر میدان میں ITاور ٹیلی کمیونیکیشن کا کتنا عمل دخل ہے۔

دوسرے شعبوں کی طرح ٹریڈ یونین سرگرمیوں اور خاص کر ٹریڈ یونین کی تعلیمی سرگرمیاں تو ان جدید سہولیات کے بغیر بالکل نامکمل ہیں۔ہم یہ جانتے ہیں کہ ہمارے پیشتر قابل ترین پُرانی لیڈرشپ ان جدید سہولیات کے استعمال سے ناواقف ہیں۔اس لئے ضروری ہے۔کہ ہماری پُرانی لیڈرشپ ان جدید خطوط پر سیکنڈ لائن لیڈرشپ کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کریں۔جسکی زندہ مثال ہمار اپراجیکٹ ہے۔PWFکے رہنماوں نے اسکی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس پراجیکٹ میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے۔تاکہ یہ نوجوانان اپنی بہترین صلاحیتوں کو درجہ ذیل مقاصد کے لئے

استعمال کر کے ٹریڈ یونین تحریک کو دوام دیکر مزید مضبوط بنائیں۔

- ٹریڈ یونین سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا
- فلاحی تنظیموں جیسا کہ (نوجوانوں کی تنظیموں) کا قیام
- اعلیٰ تعلیم کا حصول
- لوگوں کو فلاحی کاموں کی ترغیب دینا
- اپنے اندر اور دوسروں میں اپنی مدد آپ کا جذبہ پیدا کرنا
- سماجی بُرائیوں جیسا کہ کرپشن، نشے، اقربا پروری وغیرہ کے خلاف مہم چلانا اور لوگوں کو اسکے مضر اثرات سے آگاہ کرنا
- لوگوں کی سیاسی تربیت کرنا کہ وہ اپنا حق رائے دہی کس طرح استعمال کریں

ہمارا ملک ایک نازک دور سے گُزر رہا ہے۔ ایسے میں نوجوانوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اس نازک دور میں اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے۔ بہتر معاشرے کی تعمیر میں اپنا مثبت کردار ادا کرے۔

متحرک اور فعال نوجوان

متحرک / فعال شہری کا تصور ایک ایسی دنیا ہے جہاں مختلف قسم کے حالات و واقعات تہذیبوں اور معاشروں کے سامنے کے نتیجے میں ایک اعتماد بھروسے سے ایک دوسرے کو سمجھنے کی فضا پیدا ہو۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم مکالمے اور سماجی شرکت کے ذریعے مقامی اور عالمی سطح پر بھروسے کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم یہ الفاظ دیگر یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ

" Think Globally   Act Locally"

اس مقصد کے لئے متحرک شہریوں کو ایک ایسے نیٹ ورک کی صورت میں اکھٹا کیا جائے جو سیکھنے والے، عمل کرنے والے اور اثر انداز ہونے والے ہونگے۔ یہ متحرک شہری اپنے اپنے تنظیموں کے ذریعے اپنے اپنے دائرہ کار کے اندر مکالمے اور سماجی شرکت کے ذریعے اعتماد اور بھروسے کو فروغ دینگے۔

فعال / متحرک شہری کون ہیں؟

☆ سیکھنے والے:

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بارے میں جانتے ہیں اور اپنے مقامی اور عالمی حالات سے آگاہ ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ ان کے فیصلے دوسروں پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں اور اسکا کیا نتیجہ نکلتا ہے اور کیسے دوسروں کے فیصلے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

☆عملدرآمد کرنے والے:

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے معاشرے اور تہذیب کے لئے خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ لوگ کھلاڑی ہیں تماشبین نہیں۔ یہ بھی معاشرے میں ایسی سرگرمیاں سرانجام دیتے ہیں جس سے معاشرے میں اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆اثرات مرتب کرنے والے:

یہ وہ افراد ہیں جو ماہر اور تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ لوگ بہ آسانی معاشرے میں اور بھروسے، سماجی شرکت اور سمجھ بوجھ کو مقامی اور عالمی سطح پر مکالمے کو فروغ دیتے ہیں۔ متحرک یا فعال شہری کے بغیر دنیاوی تصور منفی ہے۔ جہاں پر معاشروں اور تہذیبوں کے آمنے سامنے۔ یا اکھٹے ہوتے ہی منفی اثرات مرتب ہونگے۔

فعال / متحرک شہری کی خصوصیات:

آپ کے خیال میں فعال / متحرک شہری میں کون کون سے خصوصیات ہونے چاہئیں۔

1۔ عملی اقدامات کرنے والے

2۔ مساوات کے قائل

3۔ قابل رسائی

4۔ دوسروں کی رازداری اور احترام کرتے ہیں

5۔ مستقل مزاج ہوتے ہیں

6۔ شراکتی بنیاد پر کام کرنے کے حامل ہوتے ہیں

7۔ تخلیقی اور تنقیدی سوچ کے حامل ہوتے ہیں

8۔ ذاتی، مقامی اور عالمی تعلقات کو سمجھتے ہیں

9۔ اپنے نظریات کو عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں

10۔ ترغیب دینے والے ہوتے ہیں

11۔ اُن میں مکالمے کی صلاحیت ہوتی ہے

12۔ خود سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے اور عمل درآمد کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں

13۔ ہم افراد کی نیٹ ورک قائم کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں

فعال اور متحرک شہری ملک کی ترقی اور خوشحالی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

کیونکہ ایسے شہریوں کی ملکی اور بین الاقوامی حالات پر گہری نظر ہوتی ہے۔ اور وہ یہ جانتے ہیں کہ بین الاقوامی حالات ہمارے ملک کی سیاست اور معیشت پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کو ان اثرات سے آگاہ کرتے ہیں۔

رویے/طرزِ عمل

اکثر ہم رویوں اور طرزِ عمل Behaviour/Attitude پر بات کرتے ہیں لیکن اکثر اوقات ہم ان کے الفاظ کے ہیئت پر غور نہیں کرتے۔ رویہ اور طرزِ عمل میں کافی فرق ہے۔ اکثر ہم کہتے ہیں کہ رویہ قابل تبدیلی ہے جبکہ طرزِ عمل /عادت Attitude کا بدلنا مشکل ہے۔ مثلاً آج سے 30 یا 40 سال قبل حکومت نے خاندانی منصوبہ بندی کا پروگرام شروع کیا تھا۔ شروع شروع میں لوگوں نے اس منصوبے کے خلاف شدید مزاحمت کی لیکن آہستہ آہستہ لوگوں نے اس پر عمل درآمد کرنا شروع کر دیا اور لوگوں کے رویوں میں تبدیلی آئی۔ اس کے برعکس اگر ہم ملک میں کرپشن کی بات کریں تو اگرچہ اس کے تدراک کے لئے محکمے بنائے گئے ہیں، لوگوں کو سزائیں دی گئیں لیکن اس میں کمی کی بجائے روز بہ روز اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ یہ ہماری قوم کی عادت بن چکی ہے اور اس کو بدلنا قدرے مشکل ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ رویہ صرف محسوس کیا جا سکتا ہے جبکہ طرزِ عمل /عادت قابل دید ہوتی ہے۔

رویوں میں تبدیلی کے لئے ہم اشتہارات کی مثال دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ اگر دُنیا کا ہر شخص تقریباً پیپسی کے نام سے آگاہ ہے۔ لیکن پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کمپنی اپنے پراڈکٹ کے اشتہارات پر کتنا سرمایہ خرچ کرتی ہے۔ ہر دفعہ کوئی نیا ویڈیو لاتی ہے۔ اپنے بوتل کے لوگوز بدل دیتی ہے۔ نئے نئے پیغامات لاتی ہے۔ مختلف سپورٹس ایونٹس کو سپانسر کرتی ہے۔

کمپنی ایسا صرف لوگوں کو اپنے پراڈکٹ کے استعمال کی طرف مائل کرنے اور دوسرے پراڈکٹ سے اُنکی توجہ ہٹانے کے لئے کرتی ہے۔ مسلسل لوگوں کو پراڈکٹ دکھانا اس لئے بھی لازمی ہے۔ کہ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو کچھ عرصہ کے بعد لوگ اُنکے پراڈکٹ کو بھول جائیں گے۔ جیسا کہ ماضی میں ایسے اشتہارات گذرے ہوں گے۔ جس کو اب ہم بھول گئے ہونگے۔ لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اشتہارات رویوں میں تبدیلی کا اہم ذریعہ ہے۔

مثال:

عادت / طرزِ عمل Attitude

- ☆ میں اسلامی تعلیمات کو درست سمجھتا ہوں
- ☆ عقیدہ کے لحاظ سے میں مسلمان ہوں
- ☆ میں ٹریڈ یونین میں شامل ہونا بُرا نہیں سمجھتا

رویہ Behaviour

- ☆ میں ان پر عمل نہیں کرتا ہوں
- ☆ میں نماز نہیں پڑھتا ہوں
- ☆ میں خواتین کو الیکشن میں نامزد نہیں کرتا ہوں

رویوں میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ اگر ہم قوم کی صحیح رہنمائی کریں۔ کیونکہ بات الفاظ کی نہیں بلکہ لہجے کی ہوتی ہے۔

بین الثقافتی مکالمہ

آجکل آپ بین المذاہب مکالمے کے بارے میڈیا پر اکثر سُنتے ہیں۔اور بہت سارے میڈیا چینلز ایسے بحث ومباحثوں کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ بلکہ اسکے لئے خصوصی طور پر مذہبی چینلز کھولے گئے ہیں۔اسی طرح بین المذاہب مکالمے کے ساتھ ساتھ بین الثقافتی مکالمے کی بھی اشد ضرورت ہے۔تاکہ مختلف اقوام ایک دوسرے کی ثقافت کے بارے میں معلومات حاصل کرکے بین الثقافتی ہم آہنگی کوفروغ دیں۔

امن کا لفظ سُن کر اس لفظ سے جُڑے ہوئے کئی نکات ہمارے ذہنوں میں اُبھرتے ہیں۔مثلاً کسی ملک میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ وہاں پر۔۔

☆عدالتی انصاف ہو　　☆تعلیم عام ہو

☆اسلامی تعلیمات پر عملدرآمد ہو　　☆مضبوط جمہوری نظام ہو

☆مخلص قیادت ہو　　☆دیانت دار قیادت ہو

☆معاشی خوشحالی ہو　　☆روزگار ہو

☆اچھی حکمرانی(Good Governess)ہو

☆احساس ذمہ داری ہو　　☆حقوق کا ملنا آسان ہو

☆قانون کی حکمرانی ہو　　☆کرپشن نہ ہو

☆اقربا پروری نہ ہو ☆تعصّبات کا ہوں

وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ذہنی ہم آہنگی کے لئے بین الثقافتی مکالمہ از حد ضروری ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی ثقافت سے شناسائی ہمیں مل جُل کر کام کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

یوتھ اسمبلی

یوتھ اسمبلی آف پاکستان دراصل ہماری قومی اسمبلی کا ایک عکس ہے۔جس میں نوجوانوں کی تربیت ہوتی ہے۔ کہ اگر وہ ملکی پارلیمنٹ کے ممبر بن جائیں۔تو اُنکو کیا کرنا ہوگا۔ یہ ایک لیڈنگ اور سیلف ڈیپنڈنٹ فورم ہے۔ جس میں ملک بھر کے تقریباً 120 اضلاع سے نوجوان حصہ لیتے ہیں۔اس فورم پر نوجوانوں کو سیاست ،جمہوریت ،سوشل ورک اور پارلیمنٹری سسٹم سے متعلق آگاہی دی جاتی ہے۔نیشنل یوتھ اسمبلی ہر ممبر کو موقع دیتی ہے۔ کہ وہ ماڈل قانون سازی کرے،اجلاسوں کے دوران اپنی input دیں۔اور نوجوانوں سے متعلق ایکٹیویٹیز میں حصہ لیں۔ یہ قانون کے تحت ایک رجسٹرڈ باڈی ہے۔ جو کہ 2011 میں نوجوانوں کو روشن مستقبل دینے کے غرض سے بنائی گئی۔ یوتھ اسمبلی نے کامیابی کے ساتھ نوجوانوں کی معروف بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ روابط استوار کئے ہیں۔اسکے علاوہ پنجاب اسمبلی ،سی۔ڈی۔اے

اور KPK کی یوتھ منسٹری کے ساتھ متعدد پراجیکٹس کر چکی ہے۔ یہ اسمبلی لیڈر شپ میں عملی تجربات کے حصول کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ یہ اسمبلی نہ صرف نوجوانوں کی شخصیتی ترقی میں کردار ادا کرتی ہے۔ بلکہ ملکی اور بین الاقوامی معاملات پر اُن کا نکتۂ نظر بھی واضح کرتی ہے۔ نیشنل یوتھ اسمبلی نوجوانوں کی ترقی کے لئے نوجوانوں کی بنائی ہوئی ایوان ہے۔ جسکو تجربہ کار پارلیمنٹیریز، بیورو کریٹس اور معروف شخصیات کے مشوروں کی روشنی میں نوجوان ہی چلاتے ہیں۔

یوتھ اسمبلی کا ممبر بننے کے لئے نوجوان ایک سادہ سے فارم کو پر کرتے ہیں۔ جسکا نمونہ اس باب کے آخر میں دیا گیا ہے۔ جسکے لئے عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 30 سال مقرر ہے۔ جبکہ معمولی سا سالانہ فیس ادا کرنا پڑتا ہے۔ اسکے علاوہ اسمبلی کا ممبر اسمبلی کی اجازت کے بغیر اسمبلی کے مدمقابل کسی اور یوتھ آرگنائزیشن کا ممبر نہیں بن سکتا۔ اور ممبر اسمبلی کے تمام قوانین پر کاربند رہنے کا حلفیہ اقرار نامہ بھی جمع کرتا پڑتا ہے۔

اسکے باقاعدہ انتخابات ہوتے ہیں اور اس میں وہ نوجوان ووٹ کا حق استعمال کرتے ہیں۔ جو یوتھ اسمبلی سیکرٹیریٹ کے پاس رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ اسمبلی کا اجلاس سال میں 2 مرتبہ منعقد ہوتا ہے۔ اور ایک سال میں کم از کم 20 دن پورے کرنے ہوتے ہیں۔ اسمبلی کے ممبران کو باہر کے ملکوں کے مطالعاتی دورے بھی کروائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ دوسرے ممالک کے نوجوانوں کے ساتھ اپنے تجربات کا تبادلہ کرسکیں۔

یوتھ اسمبلی آف پاکستان جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے ایک درسگاہ کی حیثیت کا حامل ایک فورم ہے۔جس میں ہر نوجوان کو شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔

ممبرشپ فارم کانمونہ

۱۔ نام

۲۔ ولدیت

۳۔ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ نمبر

۴۔ تاریخ پیدائش

۵۔ مکمل مستقل پتہ

۶۔ ای میل کا پتہ

۷۔ خط وکتابت کا پتہ

۸۔ رابطہ نمبر فون: موبائل نمبر:

۹۔ مذہب اور قومیت (شہریت)

۱۰۔ تعلیمی قابلیت

۱۱۔ پیشہ

۱۲۔ سیاسی وابستگی

۱۳۔ ویب سائٹ یا فیس بک کی ID

۱۴۔ پیشہ ورانہ کامیابیاں اور ایوارڈز

۱۵۔ آپ نیشنل یوتھ اسمبلی کا ممبر کیوں بننا چاہتے ہیں؟

۱۶۔ آپ نے نیشنل اسمبلی کے بارے میں کہاں سے جانا؟

۱۷۔ کیا آپ پارلیمنٹری یا سوشل ورک کے بارے میں جانتے ہیں؟

۱۸۔ کیا آپ کسی یوتھ پارلیمنٹ، NGO، یا نوجوانوں کے کسی پروگرام میں شریک ہوئے ہیں؟

۱۹۔ آپکی زندگی کا نکتۂ نظر کیا ہے؟

۲۰۔ اپنے خاندان کے پس منظر اور معاشرے میں اپنے سیاسی اور سماجی کردار کے متعلق وضاحت کریں۔

۲۱۔ کیا آپ کبھی کسی اخلاقی جرم میں ملوث یا سزا یافتہ رہے ہیں؟

ٹریڈ یونین اسول سوسائٹی میں نوجوانوں کا کردار

جیسا کہ ہم پہلے بھی نوجوانوں کے کردار سے متعلق تفصیل سے بات کر چکے ہیں۔لیکن یہاں ہم خاص طور پر ٹریڈ یونین اسوسائٹی میں اُن کے کردار پر بات کریں گے۔جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ موجودہ دور انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔جبکہ ہمارے سینئر اور قابل ترین قیادت ان جدید آلات کے استعمال سے اکثر ناواقف ہیں۔اسکی وجہ یہ ہے کہ جب اُنہوں نے ٹریڈ یونین تحریک میں قدم رکھا تھا۔تو اُس وقت یہ چیزیں نہیں ہوا کرتی تھیں۔اور جب یہ ٹیکنالوجی وجود میں آئی تو اُنہوں نے اس لئے اسکی طرف توجہ نہیں دی کہ ایک تو اُن پر کام کا بوجھ تھا۔کیونکہ اُس وقت کسی نے سیکنڈ لائن لیڈر شپ تیار کرنے کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔اور کام کا سارا بوجھ اُنکے کندھوں پر تھا۔دوسری یہ کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اب اُنکی عمران چیزوں کو سیکھنے کی نہیں رہی۔تاہم اسکی اہمیت اور تعلیم کی افادیت سے وہ بخوبی آگاہ تھے۔اس لئے اُنہوں نے بین الاقوامی مزدور تنظیموں کے تعاون سے ایسے پراجیکٹ شروع کئے۔کہ جس میں ٹریڈ یونین سے وابستہ نوجوانوں کو ٹریڈ یونین تعلیم جدید خطوط پر دی گئی۔اُن کو ورکرز کے مسائل حل کرنے کے جدید گُر بتائے گئے۔اسکے ساتھ ساتھ اُنکو ٹیبل ٹاک کے ذریعے مسائل کے حل کے قابل بنایا گیا۔تاکہ ملک میں صنعتی امن کو فروغ دیا جاسکے۔اور حقوق کے حصول کے پُرانے فرسودہ طریقے

ختم کیئے جا سکیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے آج پاکستان ورکرز فیڈریشن کے سینکڑوں نوجوان ٹرینرز مزدوروں کی تعلیم اور تربیت میں اپنا کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ بلکہ انہی ٹرینرز میں چند ایسے افراد بھی شامل ہیں۔ کہ جو ہر قسم کا ٹریننگ مٹیریل خود بنا کر استعمال کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے یہ بھی انتہائی اعزاز کی بات ہے۔ کہ ڈائریکٹوریٹ آف ورکرز ایجوکیشن ہمارے ان ٹرینرز کا بنا ہوا نصاب استعمال کر رہی ہے۔ بلکہ اپنے پروگراموں میں ہمارے ٹرینرز کو بطور ریسورس پرسن استعمال کر رہی ہے۔

پاکستان ورکرز فیڈریشن کی ان کاوشوں کا پھل اس صورت میں ممکن ہوسکتا ہے۔ کہ ہمارے یہی نوجوان ٹریڈ یونین سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ حصہ لیں۔اور اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے یونین اور ورکرز کی خدمت کریں۔ اسکے ساتھ اداروں کی بہتری اور صنعتی امن کے لئے بھی کوشاں رہے۔نوجوانوں کو ٹریڈ یونین اور سول سوسائیٹی میں شرکت اختیار کر کے بہتر معاشرے کی تعمیر میں اپنا کلیدی کردار ادا کرنا چاہیئے ۔

تعمیری سرگرمیوں میں نوجوانوں کی عدم شمولیت کے وجوہات اور اسکا خاتمہ

اگر چہ ہمارے نوجوانوں میں خدمت کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔جسکا مظاہرہ ہم 8 اکتوبر 2005 کے زلزلے، 2009 میں سوات آپریشن اور اس کے نتیجے میں علاقہ بدر ہونے والے IDPs کے مسئلے اور 2010 کے سیلاب کے دوران دیکھ چکے ہیں۔لیکن عام حالات میں ہم اپنے نوجوانوں کو بہت کم ہی ایسی سرگرمیوں میں مشغول دیکھتے ہیں۔اسکی کیا وجوہات ہیں؟ ان وجوہات کو جاننا ہمارے لئے ضروری ہے۔تاکہ ہم اپنے نوجوانوں کو ہر قسم کے حالات کے مقابلے کے لئے تیار کرسکیں۔یہ وجوہات کئی طرح کی ہوسکتی ہیں۔اور ہر مکتبہ فکر یا ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔کہ وہ ان وجوہات کے خاتمے میں اپنا کردار ادا کرے۔

☆ خاندانی وجوہات:

بعض لوگ اپنے خاندانی روایات کی وجہ سے اپنے بچوں کو فلاحی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیتے۔بدقسمتی سے ہمارے ملک میں این۔جی۔اوز اس حد تک بدنام ہو گئے ہیں۔کہ عام لوگ نعوذُ باللہ این۔جی۔اوز والوں کو مسلمان ہی ماننے کو تیار نہیں۔اُن پر طرح طرح کے الزامات بے سوچے سمجھے لگا

دیتے ہیں۔ہوسکتا ہے۔کہ کچھ این۔جی۔اوز فلاحی کاموں کی آڑ میں کچھ ایسے کام کرتی ہوں۔جو کہ ہمارے مذہب اور ثقافت سے متصادم ہوں۔لیکن کچھ ایسے این۔جی۔اوز بھی ہیں۔جو اچھا کام کرتے ہیں۔اور انکی سرگرمیاں اوپر بیان کی گئی آفات میں سامنے بھی آچکی ہیں۔ہمارے معاشرے میں خواتین کا گھر سے باہر کام کرنے کو ویسے کچھ اچھا نہیں سمجھا جاتا۔اور این۔جی۔اوز میں تو خواتین کے کام کرنے کی سختی سے مخالفت کی جاتی ہے۔

☆ سیاسی اور حکومتی وجوہات:

سیاسی یا سرکاری سطح پر فلاحی کاموں کی حوصلہ افزائی نہ ہونے کی وجہ سے بھی نوجوانان تعمیری سرگرمیوں میں حصہ لینے سے گُریزاں ہیں۔ ہمارے مشاہدے میں یہ بات آئی ہے۔کہ اگر کوئی فلاحی ادارہ کسی علاقے میں فلاحی سرگرمیاں سرانجام دینے کا ارادہ کرتی ہے۔تو سرکاری طور پر اُنکی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔ بلکہ مقامی انتظامیہ کی طرف سے اُنکے ساتھ کسی قسم کا تعاون نہیں کیا جاتا۔اُنکی طرف سے دی گئی درخواست غیر ضروری اور پیچیدہ اعتراضات لگا کر اُنکو دفتروں کے چکر لگوانے پر اتنا مجبور کیا جاتا ہے۔ اُنکی راہ میں اتنے روڑے اٹکائے جاتے ہیں۔کہ وہ آخر میں کام کرنے سے ہی انکاری ہوجاتے ہیں۔دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔کہ یہ سُرخ فیتے کا

چکر خدانخواستہ رشوت کے لئے یا پھر این۔جی۔او یا فلاحی ادارے میں اپنے آدمیوں کو بھرتی کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔اسے سیاسی حضرات بھی اپنی سیاست چمکانے کے لئے ان فلاحی اداروں کے کاموں میں مداخلت سے گُریز نہیں کرتے۔

☆ معاشرتی وجوہات:

جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔کہ ہم نے جو اپنے معاشرتی اقدار بنائے ہیں۔اُن میں آزادانہ طور پرفلاحی کام سرانجام دینا نسبتاً مشکل کام ہے۔کیونکہ ہمارا معاشرہ ابھی تک اتنا آزاد خیال نہیں ہوا۔اور نہ ہی ایسے سرگرمیوں کی حمایت کرتا ہے۔کہ جس سے تھوڑا بھی ایسا شائبہ ہو کہ اس سے معاشرے کی اخلاقی اقدار کی نفی ہو۔

☆ معاشی وجوہات:

ایسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لینے کی سب سے بڑی وجہ ہوسکتی ہے۔ کیونکہ سرمائے کے بغیر تو فلاحی کام کرنے سے رہے۔کبھی کبھی کسی بین الاقوامی ادارے کے تعاون سے ہمارے فلاحی ادارے کوئی پراجیکٹ حاصل تو کرلیتی ہے۔لیکن پراجیکٹ کے اختتام پرفلاحی ادارہ اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ خود اس کام کو جاری رکھ سکے۔

تعمیری سرگرمیوں میں نوجوانوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ملک کی ترقی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نوجوان ہی وہ طبقہ ہے۔جس میں ان حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

بحثیت ٹریڈ یونینسٹ ورُکن سول سوسائیٹی نوجوانوں کا بہتر معاشرے کی تشکیل میں کردار

بحیثیت ٹریڈ یونینسٹ ،رُکن سول سوسائیٹی اور فعال شہری کے بہتر معاشرے میں ہمارا (نوجوانوں) کا کیا کردار ہونا چاہیئے؟ اس پر کوئی دورائے نہیں ۔کہ بلا شُبہ نوجوان ہی وہ طبقہ ہے کہ جو بہترین معاشرہ تشکیل کر سکتے ہیں۔ہمیں ہرادارے میں نوجوانوں کوترغیب دینا چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ٹریڈ یونین سرگرمیوں میں حصہ لیں۔اور اسکے ساتھ ساتھ سول سوسائیٹی کے ساتھ بھی اپنے تعلقات اُستوار رکھنے چاہیئں۔تاکہ سول سوسائیٹی کے ذریعے ورکرز اور پسے ہوئے طبقے کی آواز کوموثر طور پر اُٹھاسکیں۔ بحثیت ٹریڈ یونینسٹ اور رُکن سول سوسائیٹی ہمیں اپنے معاشرے میں درجہ ذیل سوچ پیدا کرنے اور ترغیب دینے کی ضرورت ہے۔

- ☆ اجتماعی سوچ پیدا کرنا
- ☆ سیکنڈ لائن لیڈرشپ تیار کرنا

☆ ترغیب دینا

☆ جہاں پر سول سوسائیٹی کے آرگنائزیشنز نہیں ہیں
وہاں پر آرگنائزیشن بنانا

☆ ٹریڈ یونین اور سول سوسائیٹی کا آپس میں کوآرڈینیشن پیدا کرنا

☆ مشترکہ طور پر پروگراموں کا انعقاد کرنا

☆ ٹریڈ یونین کا لیبر لاز پر سول سوسائیٹی کے ساتھ تبادلہ خیال کرنا
اور مزدوروں کو حقوق دلانے کے حوالے سے سول سوسائیٹی کے کردار کی
نشاندہی کرنا۔

☆ نوجوانوں کو ٹریڈ یونین سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دینا

☆ مثبت سوچ کو فروغ دینا

☆ کرپشن، ناانصافی اور اقربا پروری کے خلاف مل کر آواز اُٹھانا

☆ نیشنل یوتھ اسمبلی کو فعال بنانا اور اس کی ایکٹیویٹیز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا

☆ نوجوانوں کے تنظیموں کا نیٹ ورک بنانا

☆ یوتھ منسٹری کے ساتھ روابط پیدا کر کے نوجوانوں کے مسائل پر بات کرنا

☆ بلدیاتی اور جنرل الیکشنز میں بھرپور حصہ لیکر کردار ادا کرنا

ٹریڈ یونینسٹ اور سول سوسائیٹی کے ممبر کی حیثیت سے نوجوانوں کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔